واعظ الجمعہ
خوابوں کا شرعی حکم
اور ان کی تعبیرات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

خوابوں کا شرعی حکم اور ان کی تعبیرات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

خواب کی اَہمیت اور اس کا شرعی حکم

برادرانِ اسلام! انسان نیند کی حالت میں جو چیز دیکھتا ہے، اُسے خواب کہتے ہیں[1]، خواب بَر حق اور انسانی زندگی کا حصّہ ہیں، کتاب وسنّت کی متعدّدِ نُصوص اس کے وُجود اور حقیقت پر شاہد ہیں؛ لہذا خواب کا مطلقًا انکار کفر، اور دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کا باعث ہے۔ اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں متعدّد مقامات پر خوابوں کا ذکر فرمایا، حضرت سیّدُنا یوسُف علیہ الصلاۃ والسلام کے خواب کا ذکر کرتے ہوئے

(۱) انظر: "المفردات" كتاب الراء، صـ۳۷۵.

ارشاد فرمایا: ﴿اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ﴾[۱] "یاد کیجیے جب یوسف نے اپنے باپ (حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام) سے کہا، کہ اے میرے باپ! میں نے گیارہ ۱۱ تارے اور سورج، اور چاند دیکھے، انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدُنا یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب دیکھا، کہ آسمان سے گیارہ ۱۱ ستارے اُترے، اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں، ان سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ خواب شبِ جمعہ کو دیکھا، یہ رات شبِ قدر تھی، ستاروں کی تعبیر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے بھائی ہیں، سورج آپ کے والد، اور چاند سے مراد آپ کی والدہ یا خالہ ہیں، آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے، سُدِّی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا، اس لیے قمر (چاند) سے مراد آپ کی خالہ ہیں"[۲]۔

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے خواب وحئ الٰہی کا حصّہ ہیں

عزیزانِ گرامی قدر! کسی بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو جو چیز خواب میں بتائی جائے، وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں، لہٰذا اس پر مِن وعَن عمل کرنا لازم ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب میں جب دیکھا، کہ آپ

---

(۱) پ ۱۲، یوسف: ٤.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" ص۴۴۰۔

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے بیٹے حضرت سیّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذَبح کررہے ہیں، تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس حکمِ الٰہی پر عمل کرنے کے لیے فوراً تیّار ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خواب اور اس پر آپ کے لختِ جگر کی طرف سے، اطاعت وفرمانبرداری کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ٞ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ۚ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾[1] "پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا، تو اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذَبح کررہا ہوں، اب تم دیکھ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ (بیٹے نے جواب میں) کہا کہ اے میرے باپ! آپ کو جس بات کا حکم ہوتا ہے کیجیے، اللہ نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے!۔ تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھو! اور ہم نے اسے نِدا فرمائی کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کردکھایا، ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں"۔ تو معلوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خواب حق ہوتا ہے، اور ان کے اَفعال بحکمِ الٰہی ہوا کرتے ہیں[2]۔

---

(۱) پ ۲۳، الصافات: ۱۰۲-۱۰۵.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" صـ۸۳۲۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب سچّے ہوتے ہیں، اس بارے میں خالقِ کائنات عزّوجلّ نے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا﴾[1] "یقیناً اللہ نے اپنے رسول کا سچّا خواب سچ کر دیا، اگر اللہ چاہے تو یقیناً تم ضرور مسجدِ حرام میں، اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے، بے خَوف، امن وامان سے داخل ہو گے، تو جو تمہیں معلوم نہیں اس نے جانا، تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی"۔

حضرت صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت مبارکہ کے شانِ نُزول میں فرماتے ہیں کہ "رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدَیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل، مدینہ طیّبہ میں خواب دیکھا تھا، کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کے مکّہ معظّمہ میں بہ امن داخل ہوئے، اور صحابۂ کرام نے سر کے بال منڈوائے، بعض نے ترشوائے، یہ خواب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی، اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ اسی سال مکّہ مکرمہ میں داخل ہوں گے، جب مسلمان حدَیبیہ سے بعد صُلح کے واپس ہوئے، اور اس سال مکّۂ مکرّمہ میں داخلہ نہ ہوا، تو منافقین نے تمسخر (طنز) کیا، طعن کیے، اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا؟! اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی، اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔

---

(١) پ ٢٦، الفتح: ٢٧.

چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا، اور مسلمان اگلے سال بڑے شان وشکوہ کے ساتھ مکّہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے"۔ "[1]۔

حضرت سیّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءاً مِنَ النُّبُوَّةِ»[2] "سچّا خواب نبوّت کے چھیالیس ۴۶ حصوں میں سے ایک حصّہ ہے"۔

حضرت سیّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشاد فرمایا: «أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الوَحْيِ، الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْياً إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ»[3] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچّے خوابوں کے ذریعے ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جو بھی خواب میں دیکھتے، اس کی تعبیر صبحِ ظاہر کی مانند بالکل واضح ہوتی!"۔

خوابوں کی اقسام

عزیزانِ محترم! انسان تین ۳ طرح کے خواب دیکھتا ہے:

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" صـ۹۴۵۔

(٢) "صحيح البخاري" كتاب التعبير، ر: ٦٩٨٩، صـ١٢٠٦.

(٣) "صحيح البخاري" كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله، ر: ٣، صـ١.

(۱) خیالِ نفس پر مبنی خواب۔ اس سے مراد وہ خواب ہیں، جن میں نظر آنے والی چیزوں کے بارے میں انسان دن بھر سوچتا رہے، اور دل ودماغ پر اُن کا غلبہ اس قدر بڑھ جائے، کہ رات کو سوتے میں وہی چیزیں خواب کے طور پر بھی نظر آئیں۔ مثلاً کوئی شخص اپنے کاروبار یا کسی چیز کے بارے سارادن سوچتا رہا، اور پھر رات کو خواب میں بھی ایسے ہی واقعات پیش آئے۔ ایسے خواب ہمارے دل کے خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں، ان کی کوئی خاص تعبیر نہیں ہوتی۔

(۲) شیطانی خواب۔ شیطان انسان کا اَزلی دشمن ہے، وہ رات کو نیند میں بھی انسان کو تنگ کرتا، اور اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، بسااوقات انتہائی بھیانک شکل وصورت اختیار کرکے، انسان کو پریشان کرتا اور ڈراتا ہے، لہذا ایسے خواب شیطانی اثرات اور وَساوِس کا نتیجہ ہوتے ہیں، ان کی بھی کوئی خاص تعبیر نہیں ہوتی۔

(۳) بِشارتِ الٰہی پر مبنی خواب۔ یہ خواب عموماً اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی طرف سے آئندہ پیش آنے والے حالات، واقعات اور خوش خبریوں سے متعلّق ہوتے ہیں، ایسے خواب مبارَک اور تعبیر کے لائق ہوتے ہیں۔

میرے پیارے بھائیو! جو شخص ڈراؤنا خواب دیکھے، وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے، اور اس پر اللہ تعالی کی پناہ مانگے۔ اور اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو کسی اہلِ علم سے اس کی تعبیر معلوم کی جائے، اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا جائے۔ حدیثِ پاک میں حضرت سیّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

«الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى

رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئاً فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَا تَضُرُّهُ، وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَداً، فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ، وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ»[1].

"اچھا خواب اللہ تعالی کی طرف سے ہے، اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے، جس نے خواب دیکھا اور اس میں اسے کوئی چیز بُری لگے، تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے، اور شیطان کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ مانگے، پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر (نقصان) نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کرے، اور جو اس سے محبّت کرتا ہو صرف اس سے بیان کرے"؛ تاکہ وہ اس کی اچھی تعبیر بیان کرے، اگر وہ تعبیر کا علم نہ رکھتا ہو، تو کسی عالِم دین سے اپنا خواب بیان کرکے اس کی تعبیر حاصل کی جائے۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اگرچہ سارے خواب رب تعالی کی طرف سے ہوتے ہیں، مگر بارگاہِ الٰہی کا ادب یہ ہے، کہ بُرے اور ڈراؤنے خوابوں کو شیطان کی طرف نسبت دے؛ کیونکہ (وہ) مسلمان کے بُرے خوابوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اچھے خواب رب تعالی کی بِشارت ہیں؛ تاکہ مسلمان اللہ کی رحمت کا منتظر اور شکر میں مشغول ہو

---

(١) "صحیح مسلم" کتاب الرؤیا، ر: ٥٩٠٢، صـ١٠٠٢.

جائے، بُرا خواب مایوس کن ہے، اور مایوسی شیطانی عمل ہے۔ اچھا خواب ضرور بیان کرے؛ تاکہ اس کا ظہور ہو جائے"[1]۔

تعبیر بتانے والے کے لیے چند ضروری آداب

عزیزانِ محترم! بعض لوگ ہر ایک سے اپنا خواب بیان کرکے، اس کی تعبیر معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ طریقہ کسی طَور پر مناسب نہیں؛ کیونکہ خوابوں کی تعبیر بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، خوابوں کی تعبیر صرف وہی بیان کر سکتا ہے جو عالمِ دین ہو، اور علمِ تعبیر سے بھی واقف ہو، اسے قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی خوابوں کی تعبیر پر عبور حاصل ہو۔ حضرت دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "تعبیر بیان کرنے والے کو چاہیے، کہ وہ عقلمند اور نیک ہو، خاموش طبیعت والا ہو، صاحبِ علم ہو، جب کسی خواب کی تعبیر پوچھی جائے، تو نہایت توجّہ اور کمال ہوشیاری واحتیاط سے سائل کا سوال (یعنی خواب) سنے!"[2]۔

حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تعبیر بیان کرنے والے کو عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ، لوگوں کے اَطوار، خصائل، عادات اور اَحوال سے بھی خوب واقفیت ہونی چاہیے! وہ اللہ تعالی سے ہمیشہ یہی توفیق مانگتا رہے، کہ اللہ اس کی زبان پر اچھی اور ثواب کی بات ہی جاری کرے، گناہوں سے بچتا

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" خواب کا بیان، پہلی فصل، ۶/۲۴۰ ملتقطاً۔

(۲) دیکھیے: "تعبیر الرؤیاء" صـ۱۸، ۱۹ مختصراً۔

رہے، لقمۂ حرام اور بے ہودہ باتیں کہنے سننے سے دُور رہے، خواب کو باوضو ہو کر سُنے، اگر خواب کی تعبیر چاہنے والا دشمن ہو، تو محض دشمنی کی وجہ سے اس کے بر خلاف تعبیر نہ دے، اگر کسی خواب کی تعبیر نقصان دہ ہو تو اسے لوگوں سے بیان نہ کرے!"[1]۔

حضرت امام ابراہیم کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "خواب کی تعبیر بیان کرنے والے کو، ان آداب کا ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے، کہ وہ خواب کو نہایت توجّہ سے سُنے، اور خواب کی تعبیر چاہنے والے سے اس کے دِین، مذہب، اور خیالات سے واقفیت حاصل کرلے؛ تاکہ تعبیر کرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے، کہ خواب بیان کرنے والا شخص سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ بول رہا ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثاً»[2] "جو شخص بات کرنے میں زیادہ سچا ہوگا، اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا"![3]۔

مبارَک خواب کے لیے مبارَک لمحات

حضراتِ گرامی قدر! انسان مختلف قسم کے خواب دیکھتا ہے، اُن میں سے بعض خواب ہماری پریشان خیالی اور شیطانی وَساوِس کا نتیجہ ہوتے ہیں، اور بعض خواب بہت اچھے اور سچے ہوتے ہیں، انسان رات کے مختلف حصوں میں خواب

---

(۱) دیکھیے: "تعبیر الرؤیاء" صـ۱۸ ملتقطاً۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الرؤيا، ر: ٥٩٠٥، صـ١٠٠٣.

(۳) دیکھیے: "تعبیر الرؤیاء" صـ۱۸۔

دیکھتا ہے، لیکن ان میں عموماً سحری کے وقت دیکھے ہوئے خواب، مبارک اور سچے ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک میں حضرت سیّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالأَسْحَارِ»[1] "سحری (کے وقت) کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے"۔

حضراتِ ذی وقار! سحری کا وقت بہت مبارک ہے، یہ وہ وقت ہے جب آسمان سے فرشتوں کا نُزول اور رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے، اس مبارَک وقت میں دیکھے گئے خواب عموماً سچے ہوتے ہیں، تاہم اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے، کہ اس وقت میں دیکھا گیا ہر خواب سچا اور یقینی ہو، واضح رہے کہ اچھا خواب اللہ رب العالمین کی طرف سے محض ایک رَہنمائی یا خوشخبری ہوتی ہے، حجتِ شرعی ہرگز نہیں ہے، لہذا خواب کی بنیاد پر کسی حکمِ شرعی کی خلاف ورزی کی اجازت، ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔

چند خوابوں کی تعبیرات

حضراتِ گرامی قدر! خوابوں کی تعبیر کا علم انتہائی اہمیت اور باعث شرف ہے، اللہ تعالی نے یہ علم حضرت سیّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بطورِ معجزہ عطا فرمایا، اور اس کی بِشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الرؤيا، ر: ٢٢٧٤، صـ٥٢٢.

﴿تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ﴾[1] "اسی طرح تجھے تیرا رب چُن لے گا، اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا"۔ مفسّرینِ کرام نے یہاں لفظ "تاویل" سے علم و حکمت کے علاوہ، تعبیرِ خواب بھی مراد لی ہے، حضرت سیّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تعبیرِ خواب کے بڑے ماہر تھے[2]۔

جس وقت حضرت سیّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مصر کے قید خانے میں تھے، اُس وقت وہاں کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں یوں بیان فرمایا: ﴿وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ﴾[3]

"بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ (موٹی تازی)، کہ انہیں سات دُبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں، اور سات بالیاں ہَری، اور دوسری سات سوکھی، اے درباریو! میرے خواب کا جواب (تعبیر) دو، اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو! (درباری) بولے کہ پریشان خوابیں ہیں، اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے!"۔

---

(١) پ ١٢، يوسف: ٦.

(٢) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" ص ۴۴۰۔

(٣) پ ١٢، يوسف: ٤٣، ٤٤.

یعنی بادشاہِ مصر کے تمام درباری اور علماء وحکماء اس خواب کی صحیح تعبیر دینے میں ناکام رہے، پھر بادشاہ کے حکم پر اس کے ساقی نے، حضرت سیّدُنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس خواب کی تعبیر کے لیے قید خانے میں رابطہ کیا، تب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خواب کی بالکل صحیح تعبیر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًاۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ۝۴۷ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ۝۴۸ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ﴾[1] "تم کھیتی کرو گے سات ۷ برس لگاتار، تو جو کاٹو اُسے اس کی بال میں رہنے دو، مگر تھوڑا جتنا کھالو۔ پھر اس کے بعد سات کرّے (سخت تنگی والے) برس آئیں گے، کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا، مگر تھوڑا بچالو۔ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینہ (بارش) دیا جائے گا، اور اس میں رس نچھوڑیں گے"۔ بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تعبیر بہت پسند آئی، اور اس کو یہ یقین ہو گیا کہ جیسا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، بالکل ویسا ہی ہو گا۔

عزیزانِ مَن! اللہ رب العالمین نے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیگر علوم کے ساتھ ساتھ، خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمایا تھا، لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف متوجّہ ہوتے اور ارشاد

---

(۱) پ ۱۲، یوسف: ۴۷-۴۹.

فرماتے: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا؟»[1] "کیا تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے؟" اگر کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا ہوتا، تو وہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیان کرتے، اور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تعبیر ارشاد فرماتے، جیساکہ ایک روایت میں حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں، اور اس باغ کے درمیان میں ایک سُتون ہے، جس کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں، پھر میرے پاس ایک ملازم آیا، اور اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا، اور میں نے اُس حلقے کو پکڑ لیا، جب میں بیدار ہوا تو میں نے حلقہ پکڑا ہوا تھا، پھر میں نے رسولِ کریم سے یہ خواب بیان کیا، تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کی تعبیر بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الإِسْلاَمِ، وَذَلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ العُرْوَةُ العُرْوَةُ الوُثْقَى، لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكاً بِالإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ»[2]

"وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے، اور وہ سُتون بھی اسلام کا سُتون ہے، اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے، تم مَوت تک ہمیشہ اسلام کو مضبوطی سے تھامے رہوگے!"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" باب رؤيا النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ر: ۵۹۳۷، صـ۱۰۰۸.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب التعبير، ر: ۷۰۱٤، صـ۱۲۱۰.

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظَافِيرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي -يَعْنِي- عُمَرَ» "میں سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس میں سے پیا، یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر کو دے دیا"، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: «العِلْمَ»[1] "اس سے مراد علم ہے"۔

ایک اَور حدیثِ پاک میں حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک شخص نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی، کہ میں نے خواب میں دیکھا، کہ گویا میرا سر کاٹ دیا گیا، وہ لڑکتا ہوا جا رہا ہے، اور میں اس کے پیچھے دَوڑ رہا ہوں، (اس کا خواب سن کر) نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ»[2] "جب تم میں سے کسی سے شیطان خواب میں کھیلے، تو لوگوں کو اس کی خبر نہ دو!"۔

---

(١) المرجع نفسه، باب اللبن، ر: ٧٠٠٦، صـ١٢٠٨.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الرؤيا، ر: ٥٩٢٦، صـ١٠٠٥.

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "شاید حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے وحی سے معلوم فرما لیا، کہ یہ خواب اَضغاثِ اَحلام (بُرے خوابوں میں) سے ہے، شیطان نے اسے مغموم کرنے کے لیے یہ خواب دکھایا ہے، اگر یہ خواب درست ہوتا، تو اس کی تعبیر بھی ہوتی!"[1]۔

حضراتِ ذی وقار! سب لوگ الگ الگ نَوعیت کے خواب دیکھتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کی تعبیر بیان کرنا ایک ناممکن اَمر ہے، البتہ عمومی طور پر دیکھے جانے والے چند خوابوں کی تعبیر پیشِ خدمت ہے:

(۱) حضرت سیّدنا دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ "خواب میں اللہ رب العالمین کا دیدار کرنا، اس بات پر دلیل ہے کہ اُسے دیدارِ الٰہی ہوگا، اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی!"[2]۔

(۲) حضرت امام محمد بن سِیرین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "اگر کوئی خواب میں یہ دیکھے، کہ اللہ تعالی اُس سے راز کی بات کرتا ہے، تو یہ اس اَمر پر دلیل ہے کہ وہ شخص اللہ تعالی کے نزدیک بزرگ ہے"[3]۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" خواب کا بیان، پہلی فصل، ۲۴۲/۶۔

(۲) دیکھیے: "تعبیر الرؤیا" فصل ۱۶، خدا تعالی کو دیکھنے کی تاویل، صـ۵۳۔

(۳) ایضًا۔

(۳) کراماً کاتبین وہ فرشتے ہیں، جو ہمارے نیک وبد اعمال لکھتے ہیں، جو شخص اپنے خواب میں ان فرشتوں کو دیکھے، اگر خواب دیکھنے والا نیک ہے، تو دونوں جہاں میں خیر وبھلائی پائے گا، اگر مفلس ہے تو غم اٹھائے گا، اور اگر کوئی ان دونوں فرشتوں کو باہم لڑتے دیکھے تو یہ اس بات پر دلیل ہے، کہ خواب دیکھنے والا شخص گنہگار اور نافرمان ہے[1]۔

(۴) حضرت ابراہیم کرمانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر بندۂ مؤمن خواب میں کسی پیغمبر کو، تازہ رُو اور خوش دیکھے، تو عزّت، جاہ اور نُصرت پائے گا، اور اگر غصہ میں دیکھے تو یہ بدحالی، رنج اور سختی کی دلیل ہے"[2]۔

اگر کسی شخص نے مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، تو اس نے واقعی حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت کی؛ کیونکہ حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي»[3] "جس نے مجھے خواب میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا؛ کیونکہ شیطان میری شکل وصورت اختیار نہیں کر سکتا!"۔

(۵) حضرت امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو خواب میں دیکھنا اس بات پر دلیل ہے، کہ راہِ دینِ اسلام میں یگانہ ہوگا، مسلمانوں میں

---

(۱) دیکھیے: "تعبیر الرؤیا" فصل ۱۶، کراماً کاتبین کو دیکھنا، صـ۵۸ ملتقطاً۔

(۲) دیکھیے: "تعبیر الرؤیا" فصل ۱۶، پیغمبران علیہم السلام کی زیارت کے بیان میں، صـ۶۰۔

(۳) "صحیح مسلم" کتاب الرؤيا، ر: ۵۹۱۹، صـ۱۰۰٤.

قول کا سچا اور بہ دیانت مشہور ہو گا!"[1]۔ جو شخص امام حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو خواب میں دیکھے گا، خیر و راحت پائے گا، اور آخر کار شہداء کا درجہ پائے گا[2]۔

(۶) حضرت سیّدُنا دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ "خواب میں پرندے کی طرح جا بجا اُڑنا، اس بات پر دلیل ہے کہ بلندی کے مطابق سفر کو جائے گا، اور زمین سے اُڑنا مرتبہ اور شرف پانے پر دلیل ہے۔ اور اگر کوئی یہ دیکھے کہ سیدھا آسمانوں میں گیا، تو یہ نقصان ہونے پر دلیل ہے، اور اگر کوئی سیدھا آسمانوں میں جاکر گم ہو گیا، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دنیا سے بہت جلد انتقال کرے گا"[3]۔

(۷) حضرت امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "خواب میں منہ کے بل گرنا پریشانی کی دلیل ہے، اور اگر کوئی یہ دیکھے کسی پہاڑ یا دیوار وغیرہ سے گرا ہے، تو یہ اس اَمر کی دلیل ہے کہ اس کی مراد پوری نہیں ہوگی"[4]۔

(۸) خواب میں خود کو بے لباس دیکھنے والا اگر طالبِ دنیا ہے، تو پریشانی و غم لاحق ہونے پر دلیل ہے، اور اگر تہ بند یا شلوار وغیرہ بندھا ہوا دیکھا ہے، تو اللہ تعالی کی اِطاعت وفرمانبرداری کی کوشش کرنے پر دلیل ہے۔ حضرت امام جعفر صادق

---

(۱) "تعبیر الرؤیا" فصل ۱۶، باقی صحابۂ کرام کو خواب میں دیکھنا، صـ ۶۵۔

(۲) "تعبیر الرؤیا" فصل ۱۶، حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما، صـ ۶۵۔

(۳) "تعبیر الرؤیا" پرواز کردن (اُڑنا) صـ ۱۴۳۔

(۴) "تعبیر الرؤیا" اُفتادن (گرنا) صـ ۱۱۳۔

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "خواب میں برہنہ (ننگا) ہونا، نیک مرد کے لیے خیر و نیکی ہے، اور مُفسد (فسادی) کے لیے بدی، رُسوائی اور بے حرمتی ہے"[1]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اچھے اور سچے خواب دکھا، ہمیں خواب میں اپنا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دیدار عطا فرما، خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم کی زیارت سے مشرّف فرما، شیطانی وَسوسوں اور بُرے خوابوں سے بچا، ان خوابوں کے ذریعے ہمیں شیطان کے کھیل کا حصہ بننے سے محفوظ فرما، ہمیں پریشان اور خیالاتِ نفس پر مبنی خوابوں کا شکار ہونے سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

---

(۱) "تعبیر الرؤیا" برہنگی (ننگا ہونا)، ص۱۴۱۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خيرِ خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.